قصیدہ نعتیہ

جناب علیم ناصری ایم اے
رکن مجلس ادارات الاعتصام

سرورِ عالمیاں صاحبِ اکلیل و عَلَم — تاجدارِ عرب و زینتِ اورنگ عجم

وہ کہ ہے جملہ مکارم میں جہاں سے افضل — سارے عالم سے مراتب میں وہی ہے اکرم

ایسا اُمّی کہ فصاحت میں نہیں اس کی نظیر — سامنے اس کے بلاغت کے ہیں احبار اَبکم

اُس پہ پڑھتے ہیں زمیں والے مسلسل صَلوٰۃ — آسمانوں سے اترتا ہے درودِ پیہم

اُس کے کردار و عمل نے اسے زینت بخشی — محفلِ زیست ہوئی جاتی تھی درہم برہم

ہوئے محفوظ مساکین و یتامیٰ کے حقوق — نہ غریبوں پہ امیروں کا رہا ظلم و ستم

متزلزل بشریت کی سکوں بخشی کو — دینِ فطرت پہ کیا نظمِ جہاں مستحکم

جہل کے دیدۂ اعمیٰ کو ملی بینائی — اور سماعت کا سزاوار ہوا گوشِ اصم

ہو گیا زندۂ جاوید شہادت دے کر — ابن نوفل تھا نوامیسِ رُسُل کا محرم

عالم افروز ہوئے اس کے شبستاں کے چراغ — آج بھی ان سے ضیا گیر ہے سارا عالم

اس کا حیدرؓ ہے جو کرار تو عثمانؓ غنی — اس کا صدیقؓ ہے اکبر تو ہے فاروقؓ اعظم

اہلِ ایماں کو مواخات کا انعام ملا ہو گئے اسود و احمر کے قبائل مدغم
پائداری نہیں عالم میں کسی نقش کو بھی جاوداں ہے تو فقط مصطفوی نقشِ قدم
سامنے اس کے سیادت کا کوئی اہل نہیں ہے وہی تاجورِ راہنمایانِ اُمم
حق نے فرمایا "سلامت نہیں ایماں اُن کا گر نہ مانیں وہ تجھے جملہ مسائل میں حَکَم
اور پھر فیصلہ سن کر ترا اے جانِ جہاں سامنے تیرے وہ کر دیں سرِ تسلیم نہ خم"
اس کی تعلیم درخشاں ہے مثالِ خورشید کچھ تذبذب نہ تشکک نہ کوئی لا و نعم
عسکری اس کے ہیں انسان و ملائک کے جنود اس کے ہاتھوں میں ہے سالاریِ حق کا پرچم
اس کی سنت بھی موقر ہے تو قرآں بھی مجید ہو چکے اور رسولوں کے صحائف مُبہم
ضربِ اَللّٰہُ اَحَد زلزلہ انداز ہوئی خس و خاشاک ہوا کعبے کا ایک ایک صنم
اللہ اللہ مکاں اور مکیں کا اعزاز اوّلیں درس گہِ حق تھا مکانِ ارقم رضی اللہ عنہ
جہاں خورشید ستاروں کو ضیا دیتا تھا جہاں آ کر ہوئی فاروق رضی اللہ عنہ کی بھی گردن خم
نعت گوئی کا ہے اعجاز بقولِ عرفی "نہ بری ظن کہ بعرشِ سخن آساں رفتم"

نعت کہنے کا شرف خاص عطائے حق ہے
سجدۂ شکر میں رہتا ہے علیم اپنا قلم